مسجد ضرار کے نمازی

علامہ حافظ ضیاء احمد

منافقین کے عقائد ونظریات

منافقین رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر طعن کرتے تھے

قال محمد بن إسحاق، و محمد بن عمر رحمه الله تعالى ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلّم سار حتى إذا كان ببعض الطريق متوجها إلى تبوک فأصبح فی منزل فضلّت ناقة رسول الله- صلى الله عليه وسلّم قال محمد بن عمر: هی القصواء فخرج أصحابه فی طلبها وعند رسول الله -صلى الله عليه وسلم عمارة بن حزم، وكان عقبيا بدريا، قتل يوم اليمامة شهيدا، وكان فی رحله زيد بن اللّصيت، أحد بنی قينقاع، كان يهوديا فأسلم فنافق وكان فيه خبث اليهود وغشهم، وكان مظاهرا لأهل النفاق، فقال زيد وهو فی رحل عمارة بن حزم، وعمارة عند رسول الله -صلى الله عليه وسلّم :- محمد يزعم أنه نبی وهو يخبركم عن خبر السماء وهو لا يدری أين ناقته!! فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلّم وعمارة عنده :أن منافقا قال هذا محمد يزعم أنه نبی ويخبركم بأمر السماء ولا يدری أين ناقته، وإنی والله لا أعلم إلا ما علمنی الله تعالى، وقد دلنی الله عز وجل عليها،وهی فی الوادی فی شعب كذاوكذااشارلهم اليه حبستهاشجرة بزمامهافانطلقوا حتى تاتونی فذهبوافجائوابهاقال محمد بن عمر- رحمه الله تعالى -الذی جاء بها الحارث بن خزيمة الأشهلی

امام محمد بن اسحاق اورمحمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک تشریف لے جارہے تھے ایک جگہ پر قیام فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مبارک قصواء کہیں چلی گئی جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ رہے تھے حضرت عمارۃ بن حزم رضی اللہ عنہ جو بدری صحابی ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اوران کے خیمہ میں زید بن لصیت تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں اس نے اسلام کوظاہر کیا مگر تھا کافر اس کے اندر یہوویوں والی خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اوردھوکہ دہی کا یہودیوں کی طرح ماہر تھا یہ زید اس وقت حضرت عمارہ کے خیمہ میں بیٹھا تھا ادھر حضرت عمارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی ایک شخص نے یہ کہا ہے کہ محمد ﷺ باتیں آسمان کی کرتیں ہیں پتہ اپنی اونٹنی کا بھی نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم میں وہ جانتا ہوں جو مجھے میرا اللہ تعالی بتا تا ہے اوراللہ تعالی نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ میری اونٹنی کہاں ہے تم جاؤ ایک گھاٹی میں ایک درخت کے ساتھ اس کی مہار اٹک گئی تھی تم جاؤ اس کو لے آؤ

محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ گئے اوراس کو لے آئے

سبل الھدی والرشاد جلد۵ ص ۴۴۹

اس منافق کے ساتھ کیا ہوا؟

فرجع عمارة إلى رحله فقال: والله، العجب لشيء حدّثناه رسول الله صلى الله عليه وسلم -آنفا عن مقالة قائل أخبرها الله تعالى عنه، قال كذا وكذا للذى قال زيد، فقال رجل ممن كان فى رحل عمارة- قال محمد بن عمر :وهو عمرو بن حزم أخو عمارة -و لم يحضر رسول الله صلى الله عليه وسلم -زيد -والله -قائل هذه المقالة، قبل أن تطلع علينا، فأقبل عمارة على زيد يجأ فى عنقه، ويقول: يا عباد الله، إن فى رحلى لداهية وما أشعر، اخرج يا عدو الله من رحلى فلا تصحبنى قال ابن إسحاق :زعم بعض الناس أن زيدا تاب بعد ذلک، وقال بعض الناس :لم يزل متهما بشرّ حتى هلک.

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اٹھ کر اپنے خیمہ میں آیا تو اس وقت ان کے بھائی بھی خیمہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص اس طرح بات کی ہے تو ان کے بھائی فورا بولے کہ یہ بات تو تیرے آنے سے تھوڑا پہلے یہ زید کہہ رہا تھا بس یہی سننا تھا کہ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ انتہائی غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے اور اس کی گردن سے پکڑ کر اس کو کھینچا اور گھسیٹ کر باہر لے آئے اور زور سے پکار کر کہا اے اللہ کے بندو مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ میرے خیمہ میں ایک بہت بڑی مصیبت پڑی ہوئی تھی پھر اس کو کہا نکل جاے خدا کے دشمن اب تو کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتا امام ابن اسحاق فرماتے ہین کہ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اس نے توبہ نہیں کی تھی یہ یوں ہی مرگیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۹

اس سے ثابت ہوا کہ تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے مگر کسی صحابی نے نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہیں کہا تو صرف منافق نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے

علم غیب پر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہیں یہ مسجد ضرار کے نمازی ہی ایسا کر سکتے ہیں

پھر رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات سن کر حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کا اس کو اپنے خیمہ سے نکالنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بات نہیں بات نہیں سنا کرتے تھے

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے خلاف بولتا ہو تو اس کو دھکے مار کر اپنے سے دور کر دینا چاہیئے

اب یہ بھی معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بے ادب کے ساتھ سختی کرنا یہ کوئی ظلم نہیں اور اور اس کو ظلم کہنے والا خود بے دین ہے اور ان منافقوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت ہے

رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا مذاق اڑاتے تھے

حَدَّثَنَا الفَضلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الجُوَيْرِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ : مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ :أَيْنَ نَاقَتِي؟ "فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الآيَةَ :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدة101 :) حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّهَا "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک قوم ایسی تھی کہ رسول اللہ ﷺ سے بطور مزاق سوالات کرتی تھی اور تمسخر اڑاتی تھی کبھی پوچھتے تھے کہ کہ میرا باپ کون؟ تو کبھی سوال کرتے کہ میری اونٹنی کہاں ہے؟ تو اللہ تعالی نے یہ آیۃ مبارکہ نازل فرمائی

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے اور

اللہ بخشنے والا حِلم والا ہے

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

وہ لوگ کون تھے؟

علامہ مصطفیٰ البغا فرماتے ہیں

قوم) أناس من المنافقين واليهود

حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ ایک قوم تھی جو ایسا کرتی تھی وہ لوگ یہودی اور منافقین تھے جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر اعتراض کیا کرتے تھے

صحیح البخاری جلد ۶ ص ۵۴

حضور صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

شانِ نُزول : بعض لوگ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے یہ خاطرِ مبارک پر گراں ہوتا تھا، ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا جہنّم، دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتا دیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے، عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ پھر فرمایا اور پوچھو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اٹھ کر اقرارِ ایمان و رسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔ ابنِ شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حُذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت

کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس پر عبداللہ بن حُذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریقِ استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے، کوئی کہتا میرا باپ کون ہے، کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تفسیر خزائن العرفان سورۃ مائدہ آیۃ نمبر ۱۰۱

مسجد ضرار کے نمازی کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو علم نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ :سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ :مَنْ أَبِي؟ قَالَ :أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ :مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ :أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے سوالات کئے گئے جو رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھے جب زیادہ سوالات ہونے لگے تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہوگئے پھر جلال میں لوگوں سے فرمایا کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میرا والد کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا والد سالم جو کہ شیبہ کا آزاد کردہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا جلال ملاحظہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں

بخاری باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم جلد ۱ ص ۳۰

اس جلال کی وجہ بھی مسجد ضرار کے نمازی تھے

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لانہ بلغہ ان قومامن المنافقین یسالون منہ یعجزونہ عن بعض مایسالونہ فتغیظہ وقال لاتسلونی عن شئی الااخبرتکم بہ

کچھ منافقین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے اور کہا کہ محمد ﷺ ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے ان کی اس بات پر رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا پوچھو مجھ سے کیا پوچھتے ہو جو بھی تم سوال کرو گے میں اس کا جواب دوں گا

عمدۃ القاری جلد ۵ ص ۲۳

مسجد ضرار کے نمازیوں نے رسول اللہ ﷺ پر ربوبیت کے مدعی ہونے الزام لگادیا

قال البغوی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من أطاعنی فقد أطاع اللہ ومن أحبنی فقد احبّ اللہ فقال بعض المنافقین ما یرید ھذا الرجل الا ان نتخدہ ربّا کما اتخذت النصاری عیسی بن مریم فانزل اللہ تعالی.

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی اس نے اللہ تعالی کے ساتھ محبت کی تو مسجد ضرار کے نمازی بولے کہ محمد ﷺ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو رب مان لیں جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو مان لیا تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارک نازل ہوئی

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا

تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۵۹

اس سے ثابت ہوا کہ مسجد ضرار کے نمازی اپنے آپ کو پکا موحد جانتے تھے کہ ان کو اطاعت میں بھی شرک نظر آنے لگا

مسجد ضرار کے نمازی نے کہا کیا ہم اب محمد ﷺ کو سجدہ کریں؟

ثم قال عز وجل :وَإِذا قِيلَ لَهُمْ تعالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُؤُسَهُمْ يعني :عطفوا رؤوسهم رغبة عن الاستغفار وأعرضوا عنه. وذلك أن عبد الله بن أبي ابن سلول قيل له :يا أبا الحباب قد أنزل فيك آي :شداد، فاذهب إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم يستغفر لك، فلوى رأسه ثم قال :أمرتموني أن أؤمن، فقد آمنت .وامرتموني أن أعطي زكاة مالي، فقد أعطيت.وما بقي إلا أن أسجد لمحمد صلّى الله عليه وسلم.

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں

جب ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالی سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لاتو میں ایمان لے آیا تم نے کہا، زکوۃ دے تو میں نے زکوۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر سمرقندی جلد ۴ ص ۴۵۱

صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شانِ نزول: غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابنِ اُبی کے حلیف سنان بن دبر جُہنی کے درمیان جنگ ہوگئی، جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا، اس وقت ابنِ اُبی منافق نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزّت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں، اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں، اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بُغض ڈالنے والا اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ مبارک پر معراج کا تاج ہے، حضرت رحمٰن نے انہیں عزّت و قوّت دی ہے، ابنِ اُبی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ اُبی کے قتل کی اجازت چاہی، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابنِ اُبی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہیں تھیں؟ وہ مُکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا، اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے، وہ عرض کرنے لگے کہ ابنِ اُبی بوڑھا بڑا شخص ہے، یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے، زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا اور بات یاد نہ رہی ہو، پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابنِ اُبی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا، زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

تفسیر خزائن العرفان سورۃ منافقون آیہ نمبر ۵

رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ ہے مسجد ضرار کے نمازی اس کا انکار کرتے تھے

جب غزوہ تبوک میں پانی کی کمی وجہ سے پیاس نے شدت اختیار کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پانی نہیں ہے

فشكوا ذلك إلى رسول الله -صلى الله عليه وسلّم- فقام فصلى ركعتين، ثم دعا فأرسل الله سبحانه وتعالى سحابة فأمطرت عليهم حتى استقوا منها، فقال رجل من الأنصار لآخر من قومه يتّهم بالنفاق: ويحك قد ترى ما دعا رسول الله -صلى الله عليه وسلّم- فأمطر الله علينا السماء، فقال:

إنما أمطرنا بنوء كذا وكذا، فأنزل الله تعالى: وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (الواقعة 82)

تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس سے بارش ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سیراب ہو گئے تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک منافق کو کہا دیکھا ہمارے نبی ﷺ کی شان کو تجھ پر افسوس ہے تو پھر بھی نہیں مانتا تو منافق کہنے لگا یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے نہیں ہوئی بارش بلکہ یہ تو فلاں فلاں ستارہ گزر رہا تھا اس وجہ سے ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی

اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸

مسجد ضرار کے نمازی رسول اللہ ﷺ کے اختیارات کا انکار کرتے

ذكر ابن إسحاق أن هذه القصة كانت بالحجر، وروى عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه قال: كان رجل من المنافقين معروف نفاقه يسير مع رسول الله -صلى الله عليه وسلّم- حيثما سار، فلما كان من أمر الحجر ما كان، ودعا رسول الله -صلى الله عليه وسلم- حين دعا فأرسل الله تعالى السحابة فأمطرت حتى ارتوى الناس، قالوا أقبلنا عليه نقول ويحك، هل بعد هذا شيء؟

قال: سحابة مارة

امام ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مقام حجر میں رونما ہوا تھا محمود بن لبید اپنی قوم کے لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص منافق مشہور تھا جو غزوہ تبوک میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا جب مقام حجر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اللہ تعالی نے بارش عطا فرمادی لوگ سارے سیراب ہوگئے تو ہم اس منافق کے پاس آئے تو ہم نے کہا افسوس ہے تم پر اب بھی کوئی چیز رہ گئی ہے نہ ماننے والی تو مسجد ضرار کا نمازی بولا یہ تو ایک بادل گزر رہا تھا جو چند بوندیں ٹپکا گیا

سبل الھدی والرشاد جلد ۵ ص ۴۴۸

اس سے ثابت ہوا کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان کو نہ مانتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کا جو اللہ تعالی کے ہاں مقام ومرتبہ ہے اس کا انکار کرتے تھے

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منافقوں کو ذلیل کیا کرتے تھے جیسے ہی بارش آئی تو صحابہ کرام جمع ہو کر اس منافق کے پاس گئے اور اس کو کہا کہ افسوس ہے تم پر تم رسول اللہ ﷺ کی شان کو نہیں مانتے خدا کا خوف کرو رسول اللہ ﷺ کی عظمۃ وشان کو تسلیم کرلو

مسجد ضرار کے نمازی یہود ونصاری کی بولی بولتے تھے

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اجْتَمَعَتْ

نَصَارَى نَجْرَانَ، وَأَحْبَارُ يَهُودَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعُوا عِنْدَهُ، فَقَالَتِ الْأَحْبَارُ: مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا يَهُودِيًّا، وَقَالَتِ النَّصَارَى: مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا نَصْرَانِيًّا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ، وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ إِلَى قَوْلِهِ: وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ الْقُرَظِيُّ حِينَ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ النَّصَارَى وَالْأَحْبَارُ فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَتُرِيدُ مِنَّا يَا مُحَمَّدُ أَنْ نَعْبُدَكَ كَمَا تَعْبُدُ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ نَصْرَانِيٌّ، يُقَالُ لَهُ الرَّبِّيسُ: وَذَلِكَ تُرِيدُ يَا مُحَمَّدُ، وَإِلَيْهِ تَدْعُو؟ أَوْ كَمَا قَالَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم: مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَعْبُدَ غَيْرَ اللهِ أَوْ آمُرَ بِعِبَادَةِ غَيْرِهِ، مَا بِذَلِكَ بَعَثَنِي وَلَا أَمَرَنِي، فَأَنْزَلَ اللهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمَا: مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ، وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ، وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے عیسائی جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو یہود ونصاری نے لڑائی شروع کردی عیسائی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عیسائیوں کے مذہب پر تھے اور یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہم علیہ السلام یہودیوں کے مذہب پر تھے اور تمام لوگوں کی بنسبت حضرت ابراہم علیہ السلام کے قریب یہودی ہیں تو اللہ تعالی نے یہ آیہ مبارکہ نازل فرمائی اے اہل کتاب تم حضرت ابراہیم کے بارے میں

کیوں جھگڑتے ہو توراۃ وانجیل تو حضرت ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں تو حضرت ابراہیم ان کے پیروکار کیسے ہوسکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دین حق کی دعوت دی تو ابورافع قرظی بولا اے محمد آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپکی عبادت کریں جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسی کی عبادت کی تھی اہل نجران کا ایک آدمی بولا جس کا نام تھا ربیس کہنے لگا اے محمد ﷺ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں جس طرح یہودیوں نے حضرت عزیر کی عبادت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نعوذ باللہ میں تو خود غیر اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور نہ کسی کو اس کی دعوت دیتا ہوں اور نہ ہی اللہ تعالی نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے اور نہ مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہوجاؤ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہوجاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہولئے

دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۵ ص ۳۸۴

اس سے ثابت ہوا کہ شروع سے مشرکین اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے آئے ہیں حالانکہ یہودی حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور عیسائی حضرت عیسی

علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا کہہ کر مشرک ہوئے اور مدینہ کے منافقین اور مسجد ضرار کے نمازی چھپے مشرک تھے یہی اہل اسلام پر شرک کا الزام لگاتے رہے اور آج بھی داعش والے جو عیسائیوں کی پیداوار ہیں جس کا اعتراف خود عیسائیوں کو بھی ہے وہ بھی اب اہل اسلام کو مشرک کہہ کر قتل کر رہے ہیں اور مزارات میں آرام فرما بزرگوں کو بھی تکلیف دینے سے باز نہیں آتے۔

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین کو مسجد نبوی سے کیسے نکالا گیا؟

منافقین نے کس موقع پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے میں کمی کی ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور کتنی بار رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑایا ہے اور ان کے ساتھ جو ہوا اور جس طرح ان کو مسجد سے نکالا یا گیا گھسیٹ گھسیٹ کر اور ان کی داڑھیوں کو کھینچ کھینچ کر وہ اس کے مستحق تھے

اس باب میں ہم منافقین کو مسجد شریف سے نکالنے کا منظر بیان کرتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ ان کی بدخلقیوں پر صبر کرنا خلق عظیم ہے تو منافقین کو ان کے عمل کی سزا دینا بھی خلق عظیم ہی کا حصہ ہے

منافقین کو کیوں نکالا گیا؟

وکانوا ھولاء المنافقون یحضرون المسجد فیستمعون احادیث المسلمین ویسخرون ویستھزئون بدینھم

منافقین رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں سن کر ان کا مذاق بناتے اور دین کا استھزاء کرتے تھے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر نکال دیا

فقام ابوایوب ،خالدبن زید الی عمر وبن قیس احد من غنم بن

مالک بن نجار کان صاحب آلھتھم فی الجاھلیة فاخذ برجله فسحبه حتی اخرجه من المسجد وھویقول اتخرجنی یاابا ایوب من مربد بنی ثعلبه

حضرت ابوایوب اور خالد رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور عمرو بن قیس کو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ یا اے ابوایوب کیا تم مجھ کو بنی ثعلبہ کے اونٹوں کے باڑے سے نکال رہے ہو؟

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

منافق کو چادر سے پکڑ کے گھسیٹا اور منہ پر تھپڑ مارا

ثم قام ابوایوب الی رافع بن ودیعه احد من بنی نجار فلببه برداء ه ثم نتر ه نترا شدیدا ولطم وجهه ثم اخرجه من المسجد وابوایوب یقول له اف لک منافقا خبیثا ادراجک یامنافق من مسجد رسول الله ﷺ

پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور مسجد سے نکال دیا اور ساتھ فرما رہے تھے اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے نکل جا رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۲

داڑھی سے کھینچ کر باہر نکال دیا

وقام عمارہ بن حزم رضی الله عنه الی زید بن عمرو وکان طویل اللحیة فاخذ بلحیته فقادبھا عنیفا حتی اخرجه من المسجد ثم جمع یدیه فلدمه بھما فی صدره لدمة خر منھا قال یقول خدشتنی یاعمارہ قال ابعدک الله یامنافق فما اعدالله لک من العذاب فلا تقربن مسجد رسول الله ﷺ

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے زید بن عمرو کی طرف اسکی داڑھی لمبی تھی اس کی داڑھی کو پکڑ لیا اور اس کو کھینچتے ہوئے باہر لائے پھر دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے اس کے سینہ پر زور سے مکا مارا تو وہ نیچے جا گرا تو اس نے کہا کہ اے عمارہ تم نے مجھ کو بہت تکلیف دی ہے آپ نے فرمایا خدا تجھے دفع کرے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت ہے آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳

سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور نکال دیا

وقام ابو محمد ، رجل من بنی نجار کان بدریاو ابو محمد مسعود بن اوس بن زید بن اصرم الی قیس بن عمرو بن سھل و کان قیس غلاماشاباو کان لایعلم فی المنافقین شاب غیره ،فجعل یدفع فی قفاه حتی اخرجه من المسجد

حضرت ابو محمد جو کہ بدری صحابی ہیں اور ایک ابو محمد مسعود یہ دونوں کھڑے ہوئے قیس بن عمرو کی طرف اس کی گدی میں مکے مار مار کر مسجد سے باہر نکال دیا اور منافقین میں یہی جوان تھا

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۳

تو پلید ہے

اذاسمع عبداللہ بن حارث حین امر رسول اللہ ﷺ باخراج المنافقین من المسجد قام الی رجل یقال له حارث و کان ذاجمة فاخذ بجمته فسحبه سحباعنیفاعلی مامر به من الارض حتی اخرجه من المسجد قال :یقول المنافق :لقد اغلظت یاابن الحارث فقال له : انک اهل لذلک : ای عدوالله لماانزل الله فیک فلاتقربن مسجد رسول الله ﷺ فانک نجس

جب عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے منافقوں کو مسجد سے نکالنے کا حکم دیا ہے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک منافق جس کا نام حارث تھا اسکے سر کے بال بڑے بڑے تھے ان سے پکڑ لیا اور گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر لائے تو منافق کہنے لگا کہ تم نے مجھے ذلیل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اسکا اھل ہے کیونکہ تو منافق ہے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں قرآن نازل فرمادیا ہے آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا کیونکہ تو پلید ہے (سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴)

اپنے بھائی کو نکال دیا

وقام رجل من بنی عمرو بن عوف الی اخیه زوی بن حارث فاخرجه من المسجداخراجاعنیفاوقال : غلب علیک الشیطان

ایک صحابی نے اپنے بھائی کو پکڑ کر نہایت ذلت کے ساتھ باہر نکال دیا اور کہا کہ تیرے اوپر افسوس ہے کہ تجھ پر شیطان غالب آ گیا ہے

سیرۃ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۲۴

مسجد ضرار کے نمازیوں کے گھر آگ لگا دی گئی

وروى ابن هشام -رحمه الله تعالى -عن عبد الله بن حارثة -رضي الله تعالى عنه -قال :بلغ رسول الله -صلى الله عليه وسلم -إن ناسا من المنافقين يجتمعون في بيت سويلم اليهودي يثبّطون الناس عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم -في غزوة تبوك، فبعث إليهم رسول الله -صلى الله عليه وسلم -طلحة بن عبيد الله -رضي الله عنه -في نفر من أصحابه، وأمره أن يحرق عليهم بيت سويلم اليهودي ففعل طلحة، واقتحم الضّحاک بن خليفة من ظهر البيت فانكسرت رجله واقتحم أصحابه فأفلتوا.

عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ سویلم یہودی کے گھر منافقین جمع ہوکر مسلمانوں کو غزوہ تبوک میں شرکت سے منع کررہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہ کو ایک پوری جماعت کے ساتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ جاکر ان کے گھر کو آگ لگادیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آگ لگادی ضحاک بن خلیفہ گھر کے پچھواڑے سے بھاگنے لگا تو گرکرا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے سارے ساتھی بھاگ گئے

سبل الھدی والرشاد جلد۵ ص۴۳۷

مسجد ضرار کے نمازی مسجد میں اور مسجد کو آگ لگوادی گئی

البغوی :وعامر بن السكن ووحشی قاتل حمزة، زاد الذهبی فی التجريد :سويد بن عباس الأنصاری -فقال :انطلقوا إلى هذا المسجد الظالم أهله فهدّموه وحرّقوه فخرجوا مسرعين حتى أتوا بنى سالم بن عوف، فقال مالک لرفيقيه :أنظرانی حتى أخرج إليكما، فدخل إلى أهله وأخذ سعفا من النخيل فأشعل فيه نارا، ثم خرجوا يشتدون حتى أتوا المسجد بين المغرب والعشاء، وفيه أهله وحرقوه وهدموه حتى وضعوه بالأرض وتفرق عنه أصحابه

جب منافقین نے مسجد بنائی تو رسول اللہ ﷺ کو اس میں نماز ادا کرنے کا کہا تو اللہ تعالی نے منع فرمادیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام گئے جب وہاں پہنچے تو حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہاں رکو میں آتا ہوں وہ گھر سے کھجور کی ٹہنی کو آگ لگا کر آئے جب مسجد پہنچے تو عصر ومغرب کے درمیان کا وقت تھا اس کو آگ لگادی اور گرا کر زمین کے ساتھ ملادیا اور مسجد ضرار کے نمازی سارے بھاگ گئے

سبل الھدی والرشاد جلد۵ ص۴۷۲

منافقین کو کیسے نکالا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ سُفْيَانُ :أَرَاهُ عِيَاضُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ :خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ " :إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ مُنَافِقِينَ، فَمَنْ سَمَّيْتُ فَلْيَقُمْ، فَقَالَ :قُمْ يَا فُلَانُ، قُمْ يَا فُلَانُ، حَتَّى عَدَّ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ مِنْكُمْ، أَوْ فِيكُمْ، فَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، قَالَ :فَمَرَّ عُمَرُ بِرَجُلٍ مُتَقَنِّعٍ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَعْرِفَةٌ، فَقَالَ :مَا شَأْنُكُمْ؟ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :بُعْدًا لَكُمْ سَائِرُ الْيَوْمِ ."

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور جتنا اللہ تعالی نے چاہا ذکر کیا پھر فرمایا کہ تم میں سے یا تم میں منافقین ہیں جس جس کا میں نام لوں وہ یہاں سے اٹھ کر نکل جائے پھر رسول اللہ ﷺ نے نام لینا شروع کیے تو چھتیس لوگوں کے نام لئے پھر فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا منہ چھپائے جارہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس کے ساتھ جان پہچان تھی حضرت عمر نے سوال کیا کہ کیا ہوا تم کو؟ تو اس نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دفع دور آج کے بعد ادھر نہ آنا۔

صفة النفاق ونعت المنافقين لابی نعیم ص۱۹۰

آنا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالی رب اور اسلام کے دین اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہیں آپ ہم سے راضی ہو جائیں اور اللہ تعالی آپ کو خوش فرما دے

صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰

آنا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ابھی منبر پر ہی تشریف فرما تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ رب اور اسلام کے دین اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہیں آپ ہم سے راضی ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو خوش فرما دے

صفۃ النفاق ونعت المنافقین لابی نعیم ص ۱۹۰